حل یہ بتلایا ہے کہ جب کسی شخص کے دل میں کسی عورت کو دیکھ کر یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ اپنی اہلیہ کے پاس جاکر اپنی خواہش پوری کرے اس طرح اس کے دل میں جو شیطانی وسوسہ پیدا ہوا تھا وہ دور ہو جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانی یہ ہدایت دی اور اس پر عمل بھی کیا تاکہ مسلمانوں کو اس عمل میں بھی آپ کی اقتداء اور سنت کا ثواب مل جائے، اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ دن میں بھی عمل ازدواج کرنا جائز ہے۔

بَابُ[۴۴] نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَبَيَانِ اَنَّهُ اُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ اُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَ اسْتَقَرَّ تَحْرِيْمُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۳۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ وَوَكِيْعٌ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا اَ لَا نَسْتَخْصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۔

۳۳۰۷ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَمْ يَقُلْ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ ۔

۳۳۰۸ - وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِيْ وَلَمْ يَقُلْ نَغْزُوْ ۔

۳۳۰۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ

حرمت متعہ کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد پر جاتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہیں ہوتی تھیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہم کو اس سے منع فرمایا پھر آپ نے ہم کو اس کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے کے عوض ایک مدت معین کے لیے نکاح (یعنی متعہ) کر لیں۔ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے ثبوت میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی:

(ترجمہ:) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو چیزیں حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے لیکن اس میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے اس آیت پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔

ایک اور سند سے یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہم جوان تھے اور ہم نے کہا یا رسول! ہم خصی نہ ہو جائیں؟ اور یہ نہیں کہا کہ ہم جہاد کے لیے جاتے تھے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ہمارے سامنے آکر اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَا خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَذِنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَمْتِعُوْا يَعْنِیْ مُتْعَةَ النِّسَآءِ۔

تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

۳۳۱۰۔ وَحَدَّثَنِیْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ الْعَيْشِیُّ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِیْ ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانَا فَاَذِنَ لَنَا فِی الْمُتْعَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں متعہ کی اجازت دی۔

۳۳۱۱۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِیُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَآءٌ قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مُعْتَمِرًا فَجِئْنَاهُ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ اَشْيَآءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اِسْتَمْتَعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما عمرہ کرنے آئے تو ہم ان کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے لوگوں نے آپ سے کچھ چیزوں کے بارے میں پوچھا، پھر لوگوں نے متعہ کا مسئلہ چھیڑا، حضرت جابر نے کہا ہاں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے عہد میں متعہ کیا

۳۳۱۲۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقُبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيْقِ الْاَيَّامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ حَتّٰى نَهٰى عَنْهُ عُمَرُ فِیْ شَاْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر کے عہد میں ایک مٹھی چھوہاروں یا ایک مٹھی آٹے کے عوض متعہ کر لیا کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت عمر نے عمرو بن حریث کے واقعہ سے اس کی ممانعت کا اعلان کر دیا۔

۳۳۱۳۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِیُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِیْ ابْنَ زِيَادٍ عَنْ

ابو نضرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک آنے والا

عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ فَاَتَاہُ اٰتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَیْرِ اِخْتَلَفَا فِی الْمُتْعَتَیْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاھُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَھَانَا عَنْھُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَھُمَا۔

آیا اور اس نے کہا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن الزبیر کے درمیان عورتوں سے متعہ اور حج تمتع کے بارے میں اختلاف ہوگیا ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتوں کے ساتھ متعہ بھی کیا ہے اور حج تمتع بھی کیا ہے، پھر حضرت عمر نے ہمیں ان دونوں سے منع کر دیا اس کے بعد ہم نے ان دونوں کاموں کو نہیں کیا۔

۳۳۱۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ نَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ نَا اَبُوْ عُمَیْسٍ عَنْ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِی الْمُتْعَۃِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَھٰی۔

ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اوطاس (فتح مکہ) کے سال ہمیں تین دن متعہ کرنے کی اجازت دی پھر آپ نے اس سے منع کر دیا۔

۳۳۱۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا لَیْثٌ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَۃَ الْجُھَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ اَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَۃِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ اِلَی امْرَاَۃٍ مِّنْ بَنِیْ عَامِرٍ کَاَنَّھَا بَکْرَۃٌ عَیْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَیْھَا اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِیْ فَقُلْتُ رِدَائِیْ وَقَالَ صَاحِبِیْ رِدَائِیْ وَکَانَ رِدَاءُ صَاحِبِیْ اَجْوَدَ مِنْ رِدَائِیْ وَکُنْتُ اَشَبَّ مِنْہُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰی رِدَاءِ صَاحِبِیْ اَعْجَبَھَا وَاِذَا نَظَرَتْ اِلَیَّ اَعْجَبْتُھَا ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ وَرِدَاءُکَ یَکْفِیْنِیْ فَمَکَثْتُ مَعَھَا ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ شَیْءٌ مِّنْ ھٰذِہِ النِّسَاءِ الَّتِیْ یَتَمَتَّعُ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَھَا۔

ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دی تو میں اور ایک شخص بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے، وہ عورت نوجوان اور دراز گردن تھی۔ ہم نے اس پر اپنے آپ کو پیش کیا وہ کہنے لگی کیا دو گے؟ میں نے کہا میری چادر حاضر ہے، میرا ساتھی بولا میری بھی چادر حاضر ہے اصل میں میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے اچھی تھی مگر میں اپنے ساتھی سے زیادہ جوان تھا وہ عورت جب میرے ساتھی کی چادر دیکھتی تو اس کو پسند کرتی اور جب میری طرف دیکھتی تو میں اسے اچھا لگتا، پھر مجھ سے کہنے لگی تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے! پھر میں اس کے پاس تین دن رہا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرما دیا جس کے پاس متعہ والی عورتیں ہوں وہ ان کو چھوڑ دے۔

۳۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ فُضَیْلُ ابْنُ

ربیع بن سبرہ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے فتح مکہ

حُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ فَاَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ فَاَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ فَخَرَجْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ قَوْمِيْ وَلِيْ عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِّنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِيْ خَلَقٌ وَاَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّيْ فَبُرْدٌ جَدِيْدٌ غَضٌّ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاَسْفَلِ مَكَّةَ اَوْ بِاَعْلَاهَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِّثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَّكِ اَنْ يَّسْتَمْتِعَ مِنْكِ اَحَدُنَا قَالَتْ وَمَا ذَا تَبْذُلَانِ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ بُرْدَةً فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَى الرَّجُلَيْنِ وَيَرَاهَا صَاحِبِيْ يَنْظُرُ اِلٰى عِطْفِهَا فَقَالَ اِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ وَبُرْدِيْ جَدِيْدٌ غَضٌّ فَتَقُوْلُ بُرْدُ هٰذَا لَا بَاْسَ بِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ اَخْرُجْ حَتّٰى حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ان کے والد نے کہا کہ ہم مکہ میں پندرہ دن ٹھہرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دے دی، میں اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ گیا مجھے اپنے ساتھی پر خوبصورتی کی فضیلت حاصل تھی اور میرا ساتھی بدصورتی کے قریب تھا، ہم دونوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک چادر تھی مگر میری چادر پرانی تھی اور اس کی چادر نئی اور اچھی تھی۔ جب ہم مکہ کی ایک جانب پہنچے تو ایک عورت سے ملاقات ہوئی وہ عورت جوان تندرست اور دراز گردن تھی ہم نے اس سے کہا تم ہم میں سے ایک کے ساتھ متعہ کر سکتی ہو؟ اس عورت نے کہا تم کیا خرچ کرو گے؟ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی چادر دکھا دی، وہ عورت ہم دونوں کو بغور دیکھنے لگی۔ میرا ساتھی اس کی توجہ کا منتظر تھا، کہنے لگا اس کی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور عمدہ ہے۔ اس عورت نے دو یا تین بار کہا اس کی چادر میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے اس عورت سے متعہ کیا۔ پھر میں اس عورت کے پاس سے اس وقت تک نہیں گیا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حرام نہیں کر دیا۔

٣٣١٧۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَخْرِ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بِشْرٍ وَّزَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَاكَ وَفِيْهِ

ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ گئے اس کے بعد حسب سابق ہے اور اس میں یہ ہے کہ اس عورت نے کہا کیا یہ ٹھیک ہے؟ اور اس کے ساتھی نے کہا اس کی چادر پرانی اور بے کار ہے۔

قَالَ اِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ مَحٌّ ۔

۳۳۱۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِى الرَّبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِىُّ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ قَدْ كُنْتُ اَذِنْتُ لَكُمْ فِى الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْهُنَّ شَىْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا ۔

ربیع بن سبرہ جہنی کہتے ہیں کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے فرمایا اے لوگو! میں نے تم کو عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اللہ تعالیٰ نے قیامت تک متعہ کو حرام کر دیا ہے پس جس شخص کے پاس متعہ والی عورت ہو وہ اس کو چھوڑ دے اور جو کچھ اس عورت کو دے چکے ہو وہ اس سے واپس نہ لو۔

۳۳۱۹ ۔ وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ۔

اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کعبہ کے رکن اور دروازے کے درمیان کھڑے ہوئے فرما رہے تھے.... حسب سابق روایت ہے۔

۳۳۲۰ ۔ وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِىِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِيْنَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ حَتّٰى نَهَانَا عَنْهَا ۔

عبد الملک بن ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب ہم مکہ میں داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کا حکم دیا پھر مکہ سے واپس ہونے سے پہلے آپ نے ہمیں متعہ سے منع فرما دیا۔

۳۳۲۱ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الرَّبِيْعِ ابْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ رَبِيْعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ سَبْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ

حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال اپنے اصحاب کو عورتوں سے متعہ کرنے کا حکم دیا، میں اور بنو سلیم سے میرا ایک ساتھی گئے، حتیٰ کہ ہمیں بنو عامر کی ایک لڑکی ملی،

نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ حَتَّى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَخَطَبْنَاهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِي وَتَرَى بُرْدَ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي فَآمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارَتْنِي عَلَى صَاحِبِي فَكُنَّ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهِنَّ۔

وہ نوجوان اور کنواری لگتی تھی۔ ہم نے اس سے متعہ کی درخواست کی اور اس پر اپنی اپنی چادریں پیش کیں۔ کبھی وہ لڑکی مجھے غور سے دیکھتی کیونکہ میں اپنے ساتھی سے زیادہ خوبصورت تھا۔ اور کبھی میرے ساتھی کی چادر کو دیکھتی کیونکہ اس کی چادر میری چادر سے زیادہ اچھی تھی۔ اس نے کچھ سوچ کر میرے ساتھی کے مقابلہ میں مجھے پسند کر لیا، وہ لڑکی میرے ساتھ تین دن رہی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ والی عورتوں سے علیحدہ ہونے کا حکم دے دیا۔

۳۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ۔

حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع فرما دیا تھا۔

۳۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ۔

حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع فرما دیا تھا۔

۳۳۲۴۔ وَحَدَّثَنِيهِ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَمَتَّعَ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ۔

ربیع بن سبرہ جہنی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانہ میں عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے منع فرما دیا تھا اور ان کے والد نے دو سرخ چادروں کے عوض متعہ کیا تھا۔

۳۳۲۵ - وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ اِنَّ نَاسًا اَعْمَى اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ كَمَا اَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ يُفْتُوْنَ بِالْمُتْعَةِ يُعَرِّضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ اِنَّكَ لَجِلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِيْ لَقَدْ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ فِيْ عَهْدِ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ يُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَاَرْجُمَنَّكَ بِاَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفِ اللّٰهِ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ فَاَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَهْلًا قَالَ مَا هِيَ وَاللّٰهِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِيْ عَهْدِ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ اِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ اِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيْرِ ثُمَّ اَحْكَمَ اللّٰهُ الدِّيْنَ وَنَهٰى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ رَبِيْعُ ابْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ اَنَّ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ بِبُرْدَيْنِ اَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيْعَ

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ میں کھڑے ہوئے فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کے دلوں کو اس طرح اندھا کر دیا ہے جس طرح ان کی آنکھیں اندھی ہیں، یہ لوگ متعہ کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں، حضرت ابن الزبیر ایک شخص پر طعن کر رہے تھے اس شخص نے حضرت ابن الزبیر سے باآواز بلند کہا تم بے وقوف اور کم علم ہو، مجھے اپنی زندگی کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں متعہ کیا جاتا تھا۔ حضرت ابن الزبیر نے کہا تم متعہ کر کے دیکھو میں تم کو سنگسار کرا دوں گا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی کہ میں ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں ایک آدمی آیا اور اس نے اس شخص سے متعہ کا حکم دریافت کیا، اس شخص نے اس کو متعہ کی اجازت دے دی۔ حضرت ابن ابی عمرہ انصاری نے کہا ٹھہرو! اس شخص نے کہا کیا بات ہے؟ قسم بخدا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں متعہ کیا ہے! حضرت ابن ابی عمرہ انصاری نے کہا ابتداء اسلام میں ضرورت کی وجہ سے متعہ کی اجازت تھی۔ جیسے ضرورت کے مطابق مردار، خون اور خنزیر کی اجازت ہوتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو محکم کر دیا اور متعہ سے منع فرما دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے ربیع بن سبرہ جہنی نے بتایا کہ ان کے والد رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں، بنو عامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں کے عوض متعہ کیا تھا، پھر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے روک دیا، ابن شہاب کہتے ہیں کہ میرے سامنے ربیع بن سبرہ نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز کو سنائی۔

بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا جَالِسٌ۔

۳۳۲۶ - وَحَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَبْلَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنِى الرَّبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ اَلَا اِنَّهَا حَرَامٌ مِّنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ كَانَ اَعْطٰى شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ۔

ربیع بن سبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی ممانعت کر دی اور فرمایا سنو! آج سے قیامت تک کے لیے متعہ حرام ہے اور جس شخص نے متعہ کے عوض کچھ دیا ہے وہ اس میں سے واپس نہ لے

۳۳۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ اِبْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

۳۳۲۸ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لِفُلَانٍ اِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا تو ایک ایسا شخص ہے جو راستہ سے بھٹکا ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (متعہ سے) منع فرمایا ہے۔

۳۳۲۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَسَنٍ وَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ہمیں منع فرما دیا تھا۔

عَبْدِ اللّٰهِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِمَا عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ نِکَاحِ الْمُتْعَةِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ۔

۳۳۳۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِمَا عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یُلَیِّنُ فِیْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ فَقَالَ مَهْلًا یَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهَا یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ۔

محمد بن علی کہتے ہیں کہ حضرت علی نے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عورتوں سے متعہ کے مسئلہ میں نرم گوشہ رکھتے ہیں تو انھوں نے فرمایا: اے ابن عباس ٹھہرو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کو کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

۳۳۳۱ - وَحَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اَبِیْهِمَا اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ۔

محمد بن علی کہتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت ابن عباس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ پر استدلال

فقہ جعفری میں متعہ کو جائز قرار دیا ہے اور متعہ کرنے والے کے لیے مغفرت اور اجر وثواب کی بشارت ہے۔ شیخ کلینی متعہ پر استدلال کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

عن ابی بصیر قال: سالت ابا جعفر علیہ السلام عن المتعة فقال نزلت فی القرآن فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فریضة ولا جناح علیکم فیما تراضیتم به

ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے متعہ کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ متعہ کے متعلق قرآن مجید میں یہ آیت نازل ہوئی ہے: تم نے عورتوں سے جو متعہ کیا ہے (ان سے جسمانی لذت حاصل

من بعد الفریضۃ ۔

(نساء : ۲۴)

کی ہے) تو ان کو اس کا معاوضہ ادا کرو اور اگر معاوضہ مقرر کرنے کے بعد تم کسی مقدار کی ادائیگی پر باہم رضامند ہو جاؤ تو کوئی حرج نہیں ہے۔

فقہاء اہل سنت کے نزدیک اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب تم اپنی بیوی سے عمل ازدواج کا فائدہ حاصل کرو خواہ ایک بار ہی ہو تو تم پر اس کا پورا مہر ادا کرنا لازم ہے اور مہر مقرر ہونے کے بعد اگر تم باہمی رضامندی سے مہر کی مقدار کم یا زیادہ کر دو یا مہر کو بالکل ساقط کر دو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس آیت کے سیاق و سباق میں ازدواج کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔
(سعیدی غفرلہٗ)

عن عبد اللہ بن سلیمان قال : سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول کان علی علیہ السلام یقول لولا ما سبقنی بہ بنو الخطاب ما زنی الا شقی ۔[1]

عبد اللہ بن سلیمان کہتے ہیں کہ ابو جعفر علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ علی علیہ السلام فرماتے تھے اگر بنو الخطاب مجھ پر سبقت حاصل نہ کرتے تو کوئی بدبخت ہی زنا کرتا۔

(یعنی اگر حضرت عمر متعہ کے منسوخ ہونے کو قرآن اور حدیث سے واضح نہ کرتے اور متعہ کی ممانعت پر سختی سے عمل نہ کراتے تو زنا بالکل ختم ہو جاتا اور سوائے ازلی بدبخت کے اور کوئی زنا نہ کرتا کیونکہ جو شخص بھی باہمی رضامندی سے زنا کرنا چاہتا وہ بجائے زنا کے متعہ کر لیتا کیونکہ اجرت اور وقت کے تعین کے بعد زنا اور متعہ میں سوائے نام کے اور کوئی فرق نہیں ہے۔ سعیدی غفرلہٗ)

فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ کی فضیلت

فقہ جعفری سے دلائل نقل کرنے کے بعد اب ہم بیان کر رہے ہیں کہ فقہ جعفری میں متعہ پر کتنا اجر و ثواب ملتا ہے، شیخ قمی روایت کرتے ہیں:

روی صالح بن عقبۃ عن ابیہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ للمتمتع ثواب؟ قال : ان کان یرید بذلک وجہ اللہ تعالیٰ وخلافا علی من انکرھا لم یکلمھا کلمۃ الا کتب اللہ لہ بھا حسنۃ ولم یمد یدہ الیھا الا کتب اللہ لہ حسنۃ، فاذا دنی منھا غفر اللہ تعالیٰ لہ بذلک ذنبا فاذا اغتسل غفر اللہ لہ بقدر ما مر من الماء علی شعرہ قلت بعدد الشعر قال نعم بعدد الشعر ۔[3]

عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا کیا متعہ کرنے والے کو اجر ملتا ہے؟ انھوں نے کہا اگر وہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور منکرین کی مخالفت کے لیے متعہ کرے تو اجر ملے گا جب وہ عورت سے بات کرے گا تو ایک نیکی ملے گی، اس کی طرف ہاتھ بڑھائے گا تو دوسری نیکی ملے گی اور جب اس سے مقاربت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک گناہ بخش دے گا اور جب وہ غسل کرے گا تو اس کے جسم کے بالوں کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

---

[1] ۔ شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی متوفی ۳۲۹ ھ، الفروع من الکافی، ج ۵ ص ۴۴۸، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران، ۱۳۶۲ ھ

[2] ۔ " " " " ، الفروع من الکافی، ج ۵ ص ۴۴۸، " "

[3] ۔ شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی متوفی ۳۸۱ ھ، من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۲۹۵، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران، ۱۳۶۱ ھ

فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ کے احکام | فقہ جعفریہ کی روشنی میں جس عورت سے نفسانی خواہش پوری کرنی مقصود ہو اس سے متعہ کر لیا جائے اور متعہ کا رکن یہ ہے کہ عورت سے وقت اور مدت کا تعین کیا جائے کہ کتنے پیسوں کے عوض وہ عورت کتنے وقت کے لیے اپنا جسم حوالے کرے گی، وقت پورا ہو جانے کے بعد متعہ از خود ختم ہو جاتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ممتوعہ عورت کے لیے مسلمان یا اہل کتاب ہونا ضروری نہیں ہے مجوسی عورت سے بھی متعہ ہو سکتا ہے۔ عقد متعہ کے لیے گواہوں کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی ممتوعہ عورتوں میں تعداد کی کوئی حد ہے حتی کہ بیک وقت ستر عورتوں سے بھی متعہ کیا جا سکتا ہے۔ ممتوعہ عورت وراثت کی حقدار نہیں ہوتی نہ متعہ کرنے والا اس کا وارث ہوتا ہے۔ ان احکام کے ثبوت میں ائمہ جعفریہ کی حسب ذیل روایات ہیں :

شیخ ابو جعفر طوسی بیان کرتے ہیں :

عن زرارة عن ابی عبد الله علیہ السلام قال: لا تکون متعة الا بأمرین بأجل مسمی و بأجر مسمی [1]

زرارہ بیان کرتے ہیں کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا متعہ صرف دو چیزوں سے منعقد ہوتا ہے، مدت کا تعین ہو اور اجرت کا تعین ہو۔

شیخ الطائفہ شیخ ابو جعفر طوسی روایت کرتے ہیں :

عن محمد بن اسماعیل عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال: قلت له الرجل یتزوج متعة سنة و اقل و اکثر قال: اذا کان بشیء معلوم الی اجل معلوم قال: قلت وتبین بغیر طلاق قال: نعم [2]

محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص ایک سال یا اس سے کم یا زیادہ کے لیے متعہ کر سکتا ہے؟ کہا جب مدت اور اجرت معلوم ہو تو کر سکتا ہے میں نے پوچھا کیا وہ اس سے بغیر طلاق کے علیحدہ ہو جاتی ہے؟ کہا ہاں!

شیخ کلینی روایت کرتے ہیں :

عن ابی عمیر عن هشام بن سالم قال: قلت کیف یتزوج المتعة؟ قال تقول یا امة الله اتزوجك کذا و کذا یوما بکذا و کذا درهما فاذا مضت تلك الایام کان طلاقها فی شرطها ولا عدة لها علیك [3]

ابو عمیر کہتے ہیں میں نے ہشام بن سالم سے متعہ کا طریقہ پوچھا انہوں نے کہا تم یوں کہو اے اللہ کی بندی میں اتنے پیسوں کے عوض اتنے دنوں کے لیے تم سے متعہ کرتا ہوں، جب وہ ایام گذر جائیں گے تو اس کو طلاق ہو جائے گی اور اس کی کوئی عدت نہیں ہے۔

شیخ الطائفہ شیخ ابو جعفر طوسی روایت کرتے ہیں :

---

[1] شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی متوفی ۴۶۰ھ، تہذیب الاحکام ج ۷ ص ۲۶۲، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران، ۱۳۶۵ھ
[2] " " " ، استبصار ج ۳ ص ۱۵۱، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران، ۱۳۹۰ھ
[3] شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ، الفروع من الکافی ج ۵ ص ۴۵۶۔۴۵۵ مطبوعہ " " ، ۱۳۶۲ھ

عن منصور الصیقل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا بأس بالرجل ان یتمتع بالمجوسیۃ۔[1]

منصور صیقل بیان کرتے ہیں کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مجوسی (آتش پرست) عورت سے متعہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ الطائفہ روایت کرتے ہیں:

عن عبید بن زرارۃ عن ابیہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال، ذکرلہ المتعۃ اھی من الاربع قال تزوج منھن الفاً فانھن مستاجرات۔[2]

زرارہ کہتے ہیں کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا متعہ صرف چار عورتوں سے کیا جا سکتا ہے؟ انھوں نے کہا متعہ اجرت کے عوض ہوتا ہے خواہ ہزار عورتوں سے کر لو۔

شیخ قمی روایت کرتے ہیں:

وسألہ محمد بن النعمان الاحول فقال: ادنی ما یتزوج بہ الرجل متعۃ؟ قال کفین من بر یقول لھا تزوجنی نفسک متعۃ علی کتاب اللہ وسنۃ نبیہ نکاحاً غیر سفاح علی ان لا ارثک ولا ترثنی ولا اطلب ولدک الی اجل مسمی فان بدالی زدتک وزدتنی۔[3]

محمد بن نعمان نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا: کم از کم کتنی چیز کے عوض متعہ ہو سکتا ہے؟ انھوں نے کہا دو مٹھی گندم سے، تم اس سے کہو کہ میں تم سے کتاب اللہ اور سنت رسول کے مطابق متعہ کرتا ہوں جو نکاح ہے زنا نہیں ہے اس شرط پر کہ نہ میں تمہارا وارث ہوں اور نہ تم میری وارث ہو نہ میں تم سے اولاد کا مطالبہ کروں گا، یہ نکاح ایک معین مدت تک ہے پھر اگر میں نے چاہا تو میں اس مدت میں اضافہ کر دوں گا اور تم بھی اضافہ کر دینا۔

اور شیخ الطائفہ نے عمر بن حنظلہ کی روایت میں لکھا ہے:

ولیس بینھما میراث۔[4]

متعہ میں فریقین کے درمیان میراث نہیں ہوتی۔

شیخ روح اللہ خمینی متعہ کے احکام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(۲۴۲۱) متعہ والی عورت اگرچہ حاملہ ہو جائے خرچ کا حق نہیں رکھتی۔

(۲۴۲۲) متعہ والی عورت (چار راتوں میں سے ایک رات) ایک بستر پر سونے اور شوہر سے ارث پانے اور شوہر بھی اس کا وارث بننے کا حق نہیں رکھتا۔

(۲۴۲۳) متعہ والی عورت کو اگرچہ علم نہ ہو کہ وہ اخراجات اور اکٹھا سونے کا حق نہیں رکھتی تب بھی اس کا عقد صحیح ہے اور

---

[1] شیخ الطائفہ شیخ ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی متوفی ۴۶۰ھ، الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۴، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران ۱۳۶۳ھ
[2] 〃 〃 〃 ، الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۷، 〃 〃
[3] شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن حسین قمی متوفی ۳۸۱ھ، من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۲۹۴، 〃 〃 ۱۳۶۱ھ
[4] شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی متوفی ۴۶۰ھ، الاستبصار ج ۳ ص ۱۵۳، 〃 〃 ۱۳۶۵ھ

نہ جاننے کی وجہ سے بھی شوہر پر کوئی حق نہیں رکھتی۔[1]

علامہ نووی شافعی کا متعہ پر تبصرہ

علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں متعہ کے متعلق صحیح مسلم میں مختلف روایات ہیں، اس میں ایک روایت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر کو متعہ کی ممانعت کر دی، اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے دن متعہ کی ممانعت کی، قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ سے اباحت متعہ کے متعلق احادیث مروی ہیں چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت جابر، حضرت سلمہ بن اکوع اور حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہم سے اباحت متعہ کے بارے میں احادیث مروی ہیں لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وطن میں تمتع کی اجازت دی گئی ہو۔ ان تمام احادیث میں یہ ہے کہ متعہ کی اجازت سفر میں دی گئی تھی جہاں ان صحابہ کی عورتیں نہیں تھیں جبکہ وہ گرم علاقے تھے اور عورتوں کے بغیر ان کا رہنا مشکل تھا۔ اس سبب سے جہاد کے مواقع پر بربنا ضرورت متعہ کی اجازت دی گئی، اور حضرت ابن ابی عمر کی روایت میں یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں ضرورت کی بناء پر متعہ کی اجازت تھی۔ جیسے ضرورت کے وقت مردار کا کھانا مباح ہو جاتا ہے، سلمہ بن اکوع نے فتح مکہ کے موقع پر متعہ کی اباحت روایت کی ہے اسی طرح حضرت سبرہ بن معبد نے روایت کیا ہے اور انھوں نے یہ تصریح کی ہے کہ اسی دن سے متعہ حرام کر دیا گیا، حضرت علی کی روایت میں فتح مکہ سے پہلے جنگ خیبر کے دن حرمت متعہ کی روایت بیان کی گئی ہے۔ اسحاق بن راشد نے زہری سے روایت کیا ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر متعہ کو حرام کیا گیا، مؤطا امام مالک میں یوم خیبر کے وقت حرمت کی روایت ہے اور سنن ابو داؤد میں حجۃ الوداع کے وقت ممانعت کی روایت ہے، تاہم صحیح یہ ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر متعہ کو قیامت تک کے لیے حرام کر دیا گیا اور حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے اس کی حرمت کو تاکیداً دہرایا۔

صحیح اور صواب یہ ہے کہ متعہ کی تحریم اور اباحت دو بار واقع ہوئی، خیبر سے پہلے مباح تھا پھر خیبر کے موقع پر حرام کیا گیا، پھر فتح مکہ کے دن مباح کیا گیا اور یہی یوم اوطاس ہے پھر قیامت تک کے لیے متعہ حرام کر دیا گیا اور اس کی حرمت قائم رہی، علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ متعہ میں ایک مدت کے لیے عقد ہوتا ہے اس میں وراثت جاری نہیں ہوتی اور بغیر طلاق کے اس میں انقطاع ہو جاتا ہے اور سوائے شیعہ کے تمام علماء اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ متعہ حرام ہے، حضرت ابن عباس سے متعہ کی اباحت منقول ہے لیکن ان سے یہ بھی منقول ہے کہ انھوں نے اس فتویٰ سے رجوع کر لیا۔[2]

صحیح مسلم میں حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد اسانید کے ساتھ یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر قیامت تک کے لیے متعہ حرام کر دیا، اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں متعہ کیا ہے یہ اس پر محمول ہے کہ ان تک حرمت متعہ کے احکام نہیں پہنچے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حکم کی اچھی طرح تبلیغ کرنے کے بعد متعہ کی حرمت اور ممانعت پر سختی سے عمل کرایا اور بدکاری کے ارتکاب کے لیے اس چور دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔

---

[1] شیخ روح اللہ خمینی، توضیح المسائل اردو، ۳۶۹، ۳۶۸، مطبوعہ سازمان تبلیغات

[2] علامہ یحییٰ بن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۵۰، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۷۵ھ

علامہ وشتانی مالکی کا متعہ پر تبصرہ

علامہ وشتانی لکھتے ہیں کہ ابن عربی کہتے ہیں کہ متعہ اولاً مباح کیا گیا پھر حرام کیا گیا۔ پھر مباح کیا گیا پھر حرام کیا گیا اباحت اولی یہ ہے کہ شروع اسلام میں لوگ اپنی عادت کے مطابق متعہ کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے سکوت فرمایا پھر خیبر کے موقع پر متعہ حرام کر دیا گیا جیسا کہ احادیث میں ہے پھر حضرت جابر کی روایت کے مطابق فتح مکہ کے دن متعہ پھر مباح کیا گیا پھر چند دن بعد قیامت تک کے لیے متعہ حرام کر دیا گیا جیسا کہ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

علامہ وشتانی لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ اصحاب مالک کے درمیان اس چیز میں اختلاف ہے کہ متعہ کرنے والے پر آیا وہ حد لگائی جائے گی جو کنوارے زانی پر لگائی جاتی ہے یا وہ حد لگائی جائے گی جو شادی شدہ زانی پر لگائی جاتی ہے یا عقد میں شبہ کا فائدہ دیتے ہوئے اس سے حد ساقط کر دی جائے گی البتہ اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ امام مالک سے یہی مروی ہے [1]

علامہ ابن قدامہ حنبلی کا متعہ پر تبصرہ

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ جس عقد میں مدت اور معاوضہ کا تعین ہو اس کو متعہ کہتے ہیں خواہ مدت معلوم ہو یا مجہول (جیسے فصل کی کٹائی تک عقد کیا جائے) امام احمد نے تصریح کی ہے کہ متعہ حرام ہے۔ علامہ ابو بکر نے کہا ہے کہ امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ متعہ مکروہ ہے کیونکہ ابن منصور کے جواب میں امام احمد نے فرمایا میرے نزدیک متعہ سے اجتناب کرنا اولیٰ ہے علامہ ابو بکر کے علاوہ باقی اصحاب نے امام احمد سے ممانعت اور تحریم کی روایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ اس مسئلہ میں امام احمد سے صرف ایک روایت ہے اور وہ تحریم کی ہے، جمہور صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہم سے تحریم متعہ کی احادیث مروی ہیں علامہ ابن عبد البر نے فرمایا اہل مدینہ میں سے امام مالک، اہل کوفہ میں سے امام ابو حنیفہ، اہل شام میں سے امام اوزاعی اور اہل مصر میں سے امام شافعی اور امام لیث کا اس پر اتفاق ہے کہ متعہ حلال ہے۔ البتہ امام زفر نے یہ کہا ہے کہ یہ نکاح صحیح ہے اور تعیین مدت کی شرط باطل ہے۔

حضرت ابن عباس کا نظریہ یہ تھا کہ متعہ جائز ہے اور ان کے تلامذہ میں سے عطاء، طاؤس، ابن جریج کا بھی یہی خیال ہے، حضرت جابر اور حضرت ابو سعید خدری سے بھی جواز کی روایت ہے، شیعہ کا بھی یہی مذہب ہے کیونکہ یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت دی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں دو متعہ جائز تھے عورتوں سے متع اور حج کا متعہ (تمتع) کیا میں ان سے منع کر دوں گا اور ان پر سزا دوں گا؟ اور عقلی دلیل یہ ہے کہ یہ کرائے کی طرح ایک عقد منفعت ہے۔

تحریم متعہ پر جمہور کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ربیع بن سبرہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں اس پر گواہی دیتا ہوں کہ میرے باپ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں متعہ سے منع فرما دیا، اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حرام کر دیا، (سنن ابو داؤد) اور سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! میں نے تم کو متعہ کی اجازت دی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے قیامت تک

---

[1] علامہ ابو عبد اللہ وشتانی مالکی متوفی ۸۲۸ھ، اکمال اکمال المعلم ج ۴ ص ۱۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

کے لیے متعہ کو حرام کر دیا ہے اور مؤطا امام مالک اور سنن نسائی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت اور عورتوں سے متعہ کی ممانعت کر دی، بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اس حدیث میں تقدیم و تاخیر ہے اصل عبارت یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے سے خیبر کے دن منع کیا، اور عورتوں سے متعہ کرنے کو منع فرمایا؛ اور اس کا وقت نہیں بیان کیا اور ربیع بن سبرہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر منع فرمایا۔ بلکہ فتح مکہ کے موقع پر ابدی ممانعت فرمائی اور حجۃ الوداع کے موقع پر اس ممانعت کو تاکیداً دہرایا جیسے قتل وغیرہ اور دیگر کاموں کی حرمت کو آپ نے اس موقعہ پر دہرایا۔ سعیدی) امام شافعی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقع پر متعہ کو حرام کیا اور فتح مکہ کے موقع پر تین دن کے لیے متعہ کو مباح کیا اور پھر قیامت تک کے لیے حرام کر دیا، متعہ کی حرمت اس وجہ سے بھی ہے کہ طلاق، ظہار، لعان اور وراثت وغیرہ نکاح کے احکام میں سے متعہ میں کوئی حکم نہیں ہے اس لیے باقی باطل نکاحوں کی طرح یہ بھی باطل نکاح ہے۔ اور حضرت ابن عباس نے متعہ کے جواز کے قول سے رجوع کر لیا۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا خون، مردار اور خنزیر کے گوشت کی طرح متعہ حرام ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت دی اور پھر اس کو منسوخ کر دیا۔ [1]

علامہ سرخسی حنفی کا متعہ پر تبصرہ

علامہ شمس الدین سرخسی لکھتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ ایک غزوہ میں جب صحابہ پر ازواج سے علیحدگی بہت شاق ہو گئی تو آپ نے تین دن کے لیے متعہ کو مباح کر دیا پھر آپ نے متعہ سے ممانعت کر دی، متعہ کی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص کسی عورت سے یہ کہے کہ میں تجھ سے اتنے پیسوں کے عوض اتنی مدت کے لیے فائدہ حاصل کروں گا اور یہ ہمارے نزدیک باطل ہے اور امام مالک بن انس کے نزدیک جائز ہے (امام مالک کے نزدیک متعہ جائز نہیں ہے جیسا کہ ہم علامہ وشتانی مالکی سے نقل کر چکے ہیں اور عنقریب مدونہ سے امام مالک کی تصریح پیش کریں گے، علامہ شمس الدین سرخسی کو اس معاملہ میں تسامح ہوا ہے۔ سعیدی) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی یہی قول ہے اور ان کا استدلال قرآن مجید کی اس آیت سے ہے: فما استمتعتم بہ منہن فاتوھن اجورھن "تم نے اپنی بیویوں سے جو فائدہ اٹھایا ہے تو ان کو اس کی اجرت (مہر) ادا کر دو" اور اس لیے کہ اس پر اتفاق ہے کہ پہلے متعہ مباح تھا اور جو حکم ثابت ہو جب تک اس کا نسخ ظاہر نہ ہو وہ ثابت ہی رہتا ہے۔ لیکن احادیث مشہورہ سے اس کا منسوخ ہونا ظاہر ہو چکا ہے۔ محمد بن حنفیہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندا کی، سنو! اللہ اور اس کا رسول تم کو متعہ سے منع کرتے ہیں، اور حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے لیے متعہ مباح کر دیا اس کے بعد حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے متعہ کا واقعہ بیان کیا اور کہا جب میں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندا کی "سنو! اللہ اور اس کا رسول تم کو متعہ سے منع کرتے ہیں" اس کے بعد لوگ اس سے رک گئے پھر متعہ میں مطلقاً اباحت ثابت نہیں ہوئی تھی

---

[1] علامہ عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ المغنی ج ۷، ص ۱۳۷، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۰۵ھ

بلکہ متعہ میں تین دن کی مقید اباحت ثابت ہوئی تھی اور تین دن پورے ہونے کے بعد متعہ کی اباحت باقی نہیں رہی کہ اس کے لیے ناسخ کی ضرورت ہو، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ متعہ کو طلاق، عدت اور میراث کی آیات نے منسوخ کر دیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اگر تم نے متعہ کیا تو میں تم کو رجم کر دوں گا، اور حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے متعہ اور صرف سے رجوع کر لیا تھا، پس اجماع صحابہ سے متعہ کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا، جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی، والذین هم لفروجهم حافظون الاية "وہ لوگ جو ازواج اور اپنی باندیوں کے سوا اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں" اور جس عورت سے متعہ کیا جائے وہ زوجہ نہیں ہے اور نہ ہی باندی ہے، زوجہ نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ وارث ہوتی ہے نہ اس پر طلاق ہوتی ہے اور نہ اس کے ساتھ ایلاء ہوتا ہے اور زوجہ کے ساتھ یہ تمام معاملات ہوتے ہیں اور قرآن مجید میں جو ہے فما استمتعتم به منهن الاية اس سے مراد ازواج ہیں جیسا کہ اس آیت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے [1]

متعہ کے عدم جواز اور بطلان پر امام مالک کی تصریح

شمس الائمہ سرخسی نے لکھا ہے کہ امام مالک کے نزدیک متعہ جائز ہے اور غالباً انھیں کو دیکھ کر علامہ مرغینانی صاحب ہدایہ نے بھی یہی لکھا ہے:

وقال مالك رحمه الله هو جائز [2]

امام مالک نے کہا ہے کہ متعہ جائز ہے۔

غالباً اس تسامح کی وجہ یہ ہے کہ ان بزرگوں نے مالکیہ کی اصل کتابوں کی طرف مراجعت نہیں کی بیان مذاہب میں صاحب ہدایہ کا تسامح ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں اب ہم مدونہ سے امام مالک کا قول پیش کر رہے ہیں۔

علامہ ابن سحنون تنوخی، امام ابن قاسم سے روایت کرتے ہیں:

(قلت) ارءيت اذا تزوج امراة باذن ولى بصداق قد سماه تزوجها الى شهر او سنة او سنتين ايصلح هذا النكاح (قال) قال مالك هذا النكاح باطل اذا تزوجها الى اجل من الاجال فهذا النكاح باطل (الى قوله) قلت ارايت ان قال اتزوجك شهرا يبطل النكاح ام يجعل النكاح صحيحا و يبطل الشرط (قال) قال مالك النكاح باطل يفسخ وهذه المتعة

امام ابن قاسم کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے پوچھا یہ بتلائیے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس کے ولی کی اجازت سے مہر مقرر کر کے ایک ماہ، ایک سال یا دو سال کی مدت کے لیے نکاح کرے تو آیا یہ جائز ہے؟ امام مالک نے فرمایا یہ نکاح باطل ہے، جب کوئی شخص کسی مدت معین کے لیے نکاح کرے تو وہ نکاح باطل ہے۔ امام ابن قاسم کہتے ہیں میں نے کہا یہ تبلائیے کہ جب کوئی شخص کسی مدت کے لیے نکاح کرے تو آیا

---

[1] علامہ شمس الدین محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ، المبسوط ج ۵ ص ۱۵۲۔ ۱۵۳، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت الطبعۃ الثالثۃ ۱۳۹۸ھ

[2] علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر متوفی ۵۹۳ھ، الہدایہ مع فتح القدیر ج ۳ ص ۱۵۰ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

وقد ثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحریمہا۔[۱]

سرے سے نکاح باطل ہے یا نکاح ہو جائے گا اور مدت کی شرط باطل ہے، امام مالک نے فرمایا نکاح ہی باطل ہے اور وہ فسخ ہو جائے گا کیونکہ یہ متعہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعہ کی تحریم ثابت ہے۔

علامہ ابن ہمام نے بھی صاحب ہدایہ کے اس تسامح کا بیان کیا ہے لکھتے ہیں:

نسبتہ الی مالک غلط۔[۲]

امام مالک کی طرف جواز متعہ کی نسبت کرنا غلط ہے

امام مالک روایت کرتے ہیں:

عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن متعۃ النساء واکل لحوم الحمر الانسیۃ۔[۳]

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

علامہ ابو الولید باجی مالکی اس کی شرح میں لکھتے ہیں: ابتداء اسلام میں متعہ مباح تھا حضرت ابن عباس کو اباحت کا علم تھا اور تحریم کا علم نہیں تھا، حضرت علی نے ان کے سامنے اباحت کا انکار کیا اور انہیں تحریم کی خبر دی۔[۴]

حرمت متعہ پر قرآن مجید سے استدلال

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم۔ (النساء: ۳)

جو عورتیں تم کو پسند ہیں ان سے نکاح کرو، دو دو سے، تین تین سے اور چار چار سے، اور اگر تمہیں یہ خدشہ ہو کہ ان کے درمیان انصاف نہیں کر سکو گے تو صرف ایک نکاح کرو یا اپنی کنیزوں پر اکتفاء کرو۔

یہ آیت سورۂ نساء سے لی گئی ہے جو مدنی سورت ہے، اور ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تقضاء شہوت کی صرف دو جائز صورتیں بیان فرمائی ہیں، کہ وہ ایک سے چار تک نکاح کر سکتے ہیں، اور اگر ان میں عدل قائم نہ رکھ سکیں تو پھر اپنی باندیوں سے نفسانی خواہش پوری کر سکتے ہیں اور بس! اگر متعہ بھی تقضاء شہوت کی جائز شکل ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی ان دو صورتوں کے ساتھ ذکر فرما دیتا اور اس جگہ متعہ کا بیان نہ کرنا ہی اس بات کا بیان ہے کہ وہ جائز نہیں ہے۔ اوائل اسلام سے لے کر فتح مکہ تک متعہ کی جو شکل معمول اور مباح تھی اس آیت کے ذریعہ

---

[۱] علامہ سحنون بن سعید تنوخی متوفی ۲۵۶ھ، المدونۃ الکبریٰ ج ۲ ص ۱۲۰ - ۱۵۹، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۰۷ھ

[۲] علامہ کمال الدین ابن ہمام متوفی ۸۶۱ھ، فتح القدیر ج ۳ ص ۱۵۰، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

[۳] امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ، مؤطا امام مالک ص ۵۳۷، مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور

[۴] علامہ ابو الولید سلیمان بن خلف باجی مالکی اندلسی متوفی ۴۹۴ھ، المنتقیٰ ج ۳ ص ۳۳۲، دار الفکر العربی، بیروت

اس کو منسوخ کر دیا گیا۔

شیعہ حضرات کو اگر شبہ ہو کہ اس آیت میں لفظ نکاح متعہ کو بھی شامل ہے لہٰذا نکاح کے ساتھ متعہ کا جواز بھی ثابت ہو گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ نکاح کی حد صرف چار عورتوں تک ہے اور متعہ میں عورتوں کی تعداد کے لیے کوئی قید نہیں ہے، اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ نکاح اور متعہ دو الگ الگ حقیقتیں ہیں نکاح میں عقد دائمی ہوتا ہے اور متعہ میں عقد عارضی ہوتا ہے۔ نکاح میں منکوحات کی تعداد محدود ہے اور متعہ میں متنوعات کی کوئی حد نہیں، نکاح میں نفقہ، سکنیٰ، نسب اور میراث لازم ہوتے ہیں اور ایلاء، ظہار، لعان اور طلاق عارض ہوتے ہیں، اور متعہ میں ان میں سے کوئی امر لازم ہے نہ عارض، لہٰذا نکاح اور متعہ دو متضاد حقیقتیں ہیں اور نکاح سے متعہ کا ارادہ غیر معقول ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المؤمنات (الی قولہ) ذلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم۔ (نساء: ۲۵)

اور جو شخص تم میں سے آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ مسلمان کنیزوں سے نکاح کرے اور یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جسے غلبہ شہوت کی وجہ سے اپنے اوپر زنا کا خطرہ ہو، اور اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

اس آیت میں غلبہ شہوت رکھنے والے شخص کے لیے صرف دو طریقے تجویز کیے گئے ہیں، ایک یہ کہ وہ باندیوں سے نکاح کرے، دوسرا یہ کہ وہ ضبط نفس کرے اور تجرد کی زندگی گزارے، اگر متعہ جائز ہوتا تو کنیزوں سے نکاح کی طاقت نہ رکھنے کی صورت میں اس کو متعہ کی ہدایت دی جاتی، لیکن ایسا نہیں کیا گیا پس معلوم ہوا کہ کوئی شخص متعہ نہیں کر سکتا اسے نکاح ہی کرنا پڑے گا خواہ باندیوں سے کرے اور اگر ان سے بھی نکاح کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر اسے صبر کرنا پڑے گا۔ متعہ کے جواز کی کوئی صورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ولیستعفف الذین لا یجدون نکاحا حتی یغنیھم اللہ من فضلہ۔ (نور: ۳۳)

اور جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے ان پر لازم ہے کہ وہ ضبط نفس کریں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے غیر مبہم الفاظ میں واضح فرما دیا ہے کہ اگر نکاح نہیں کر سکتے تو ضبط نفس کرو، اگر متعہ جائز ہوتا تو نکاح کی استطاعت نہ ہونے کی صورت میں متعہ کی اجازت دے دی جاتی، جب کہ متعہ کی اجازت کی بجائے ضبط نفس کا حکم دیا گیا ہے تو معلوم ہو گیا کہ اسلام میں متعہ کے جواز کا کوئی تصور نہیں ہے۔

احادیث سے حرمت متعہ پر استدلال

اس سے پہلے باب کے شروع میں اور اس کی تشریح میں متعہ کے منسوخ ہونے اور اس کی تحریم کے سلسلے میں احادیث کا بیان گذر چکا ہے تاہم چند مزید احادیث بیان کی جاتی ہیں:

عن سبرۃ الجھنی قال خرجنا مع رسول

حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح (الى قوله) قال فاستمتع منها فلم نخرج من مكة حتى حرمها رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه احمد و رجاله رجال الصحيح ۔ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم فتح مکہ کے دن گئے وہاں حضرت سبرہ نے ایک عورت سے متعہ کیا پھر مکہ سے روانہ ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حرام کر دیا، اس حدیث کے تمام راوی صحیح ہیں

عن جابر بن عبد الله الانصاری قال خرجنا ومعنا النساء اللاتی استمتعنا بهن حتى اتينا ثنية الركاب فقلنا يا رسول الله هؤلاء النسوة اللاتی استمتعنا بهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هن حرام الى يوم القيامة فودعننا عند ذلك فسميت عند ذلك ثنية الوداع وما كانت قبل ذلك الا ثنية الركاب رواه الطبرانی فی الاوسط ۔ [2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم گئے اور ہمارے ساتھ وہ عورتیں تھیں جن کے ساتھ ہم نے متعہ کیا تھا حتی کہ ہم ثنیۃ الرکاب پر پہنچے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ وہ عورتیں ہیں جن کے ساتھ ہم نے متعہ کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عورتیں قیامت تک کے لیے حرام ہیں اس جگہ ان عورتوں کو ہم نے الوداع کہا اس وجہ سے اس جگہ کا نام ثنیۃ الوداع پڑ گیا اور اس سے پہلے اس کا نام ثنیۃ الرکاب تھا (طبرانی فی الاوسط)

عن سالم بن عبد الله قال اتى عبد الله بن عمر فقيل له ان ابن عباس يأمر بنكاح المتعة فقال ابن عمر سبحان الله ما أظن ابن عباس يفعل هذا قالوا بلى انه يأمر به قال وهل كان ابن عباس الا غلاما صغيرا اذ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال ابن عمر نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم وما كنا مسافحين .

رواه الطبرانی فی الاوسط و رجاله رجال الصحيح خلا المعافی بن سليمان وهو ثقة ۔ [3]

سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ حضرت ابن عباس متعہ کا فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت ابن عمر نے کہا میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عباس ایسا نہیں کرتے ہوں گے، لوگوں نے کہا نہیں! وہ ایسا ہی کرتے ہیں، حضرت ابن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں حضرت ابن عباس بہت چھوٹے تھے پھر حضرت ابن عمر نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع کر دیا ہے اور ہم زنا کرنے والے نہیں ہیں، اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے، اس کی سند میں معافی بن سلیمان ہر چند کہ غیر صحاح کا راوی ہے لیکن ثقہ ہے اور باقی کتب صحاح کے راوی ہیں۔

عن سعيد بن جبير قال قلت لابن

سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس سے

---

[1] ۔ حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ، مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۶۴، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت ۱۴۰۲ھ

[2] ۔ " " ، مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۶۴ " " "

[3] ۔ " " ، مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۶۵ " " "

عباس اتدری ما صنعت وبما افتیت سارت بفتیاك الرکبان (الی قولہ) فقال انا للہ و انا الیہ راجعون و لا ما بھذا افتیت ولا ھذا اردت ولا احللت منھا الا ما احل اللہ من المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وفیہ الحجاج بن ارطاۃ وھو ثقۃ ولکنہ مدلس و بقیۃ رجالہ رجال الصحیح۔[1]

کہا کہ آپ نے دیکھا کہ آپ کے فتویٰ نے کیا گل کھلایا ہے نوجوان آپ کے فتویٰ کی وجہ سے شہوت کے گھوڑے پر سوار ہو گئے ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، نہ میں نے یہ فتویٰ دیا، نہ میرا یہ ارادہ تھا۔ میں نے تو متعہ کو حالتِ اضطرار میں اس طرح مباح کیا تھا جس طرح حالتِ اضطرار میں مردار، خون اور خنزیر کا گوشت مباح ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کی سند میں حجاج بن ارطاۃ مدلس ہے لیکن ثقہ راوی ہے باقی راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

عن الحارث بن غزیہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ یقول متعۃ النساء حرام ثلاث مرات رواہ الطبرانی وفیہ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروۃ وھو ضعیف۔[2]

حارث بن غزیہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا عورتوں سے متعہ حرام ہے، اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند میں اسحاق بن عبد اللہ ایک ضعیف راوی ہے۔

ہر چند کہ اس آخری حدیث میں ایک ضعیف راوی ہے لیکن چونکہ اس کی موید صحیح الاسانید بہت ساری روایات ہیں اس لیے اس کی تقویت ہو گئی اور اس کا ضعف جاتا رہا اور اسی سبب کے پیش نظر ہم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

شیعہ حضرات کی احادیث سے حرمت متعہ پر استدلال

عن زید بن علی عن اباۂ عن علی علیھم السلام قال: حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم خیبر لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ۔[3]

زید بن علی اپنے اباء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت اور نکاح متعہ کو حرام کر دیا۔

ہو سکتا ہے کہ شیعہ حضرات یہ کہیں کہ اگر خیبر کے دن متعہ حرام کر دیا گیا تھا تو پھر فتح مکہ کے موقعہ پر متعہ کیوں ہوا، اس کا ایک جواب علامہ ابن قدامہ کے حوالے سے گزر چکا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ متعہ خیبر کے موقع پر ہی حرام کر دیا گیا تھا، فتح مکہ کے موقع پر ضرورت کی وجہ سے تین دن کے لیے عارضی رخصت دی گئی اور پھر حرمت مؤبدہ کر دی گئی۔

---

[1] حافظ نور الدین الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ، مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۶۵، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ۱۴۰۲ھ،

[2] 〃 〃 ، مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۶۶ 〃 〃

[3] شیخ الطائفہ ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی متوفی ۴۶۰ھ، تہذیب الاحکام ج ۷ ص ۲۵۱، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران ۱۳۶۵ھ

عن زید بن علی عن آبائہ عن علی علیہم السلام قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ۔ [1]

زید بن علی اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت اور نکاح متعہ کو حرام کر دیا۔

اس روایت میں یوم خیبر کی قید نہیں ہے اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ متعہ کے لیے جو پہلے رخصت دی گئی تھی وہ اس روایت کے بعد منسوخ کر دی گئی، شیخ ابو جعفر طوسی نے اس حدیث سے جان چھڑانے کے لیے یہ لکھا ہے کہ چونکہ یہ حدیث شیعہ حضرات کے اجماعی موقف کے خلاف ہے اس لیے اس روایت کا محمل یہ ہے کہ یہ تقیۃً بیان کی گئی ہے، شیعہ حضرات کا یہ بہت پرانا طریقہ ہے کہ ان کی کتابوں میں جو بھی ان کے موقف کے خلاف ہو اس کو تقیہ پر محمول کر دیتے ہیں، سوال یہ ہے کہ روایت بیان کرنے میں تقیہ کا کیا دخل ہے؟ اگر جان بچانے کے لیے حق کو چھپانا ہی ہے تو آپ خاموش رہیے اور اپنے مخالفین کے خلاف کوئی بات مت کہیے اس بات پر کونسی یقینی اور قطعی شہادت ہے کہ زید بن علی نے جان بچانے کے لیے یہ روایت تقیۃً بیان کی تھی اور اگر یہ روایت بیان نہ کرتے تو ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا! اس بے بنیاد مفروضہ کی وجہ سے اس حدیث کو کیوں ترک کیا جائے. جو قرآن مجید کی متعدد آیات کے مطابق ہے، اصول کافی میں ہے، من لا تقیۃ لہ لا دین لہ [2] "جو آدمی تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے" اگر ایسا ہی ہے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء نے عبید اللہ بن زیاد کے ہاتھ پر بیعت کر کے کیوں جان نہیں بچائی، حضرت مسلم بن عقیل نے یزید کے ہاتھ پر بیعت کر کے اور تقیۃً حضرت حسین کو برا بھلا کہہ کر اپنی جان کیوں نہیں بچائی؟ اور حضرت حسین اور ان کے رفقاء نے جو تقیہ کو ترک کیا تو انھیں کیا کہا جائے گا؛ تقیہ کا اصول تو شہادت حسین کی تمام تر عظمت کو ختم کر کے اس کو بے دینی سے بدل دیتا ہے، العیاذ باللہ!

اس موضوع پر مقالات سعیدی میں بھی ایک مبسوط مقالہ ہے۔ جس میں اس پہلو سے بحث کی گئی ہے کہ بعض قراآت میں 'الی اجل مسمی' کے الفاظ ہیں اور اس سے متعہ ثابت ہوتا ہے، ہم نے یہاں اس بحث کو اس لیے نہیں چھیڑا کہ مقالات سعیدی میں ہم اس بحث کو مکمل بیان کر چکے ہیں۔